بسم اللہ الرحمن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

لاہور ۔ پاکستان

یوم شنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۱۵ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۵ رجب ۱۳۶۷ھ | ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۰۹

شرح چندہ

سالانہ	۲۲ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲ روپے

قیمت فی پرچہ ۱؍

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ ہجرت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ

کراچی میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کا پرتپاک خیر مقدم

مرکزی وزراء اور غیر ملکی سفیروں کے علاوہ سینکڑوں لوگوں نے آپ کا استقبال کیا

کراچی ۱۴ مئی ۔ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں چار ماہ سے زیادہ عرصہ نیویارک میں مقیم رہنے کے بعد آج دوپہر کراچی پہنچ گئے ۔ راستے میں مسئلہ فلسطین کے متعلق عرب لیڈروں سے بات چیت کرنے کے لئے آپ دمشق ٹھہر گئے تھے آج دوپہر جب آپ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے ۔ تو کراچی کے سینکڑوں لوگوں نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا ۔ یہ لوگ اپنے وزیر خارجہ کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر جمع ہو گئے تھے مرکزی کیبنٹ کے وزراء کے علاوہ برطانیہ امریکہ ترکی افغانستان مصر اور برما کے سفیر بھی آپ کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر موجود تھے ۔ اخباری نمائندوں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ شاید میں پیر کے روز پریس کانفرنس میں تفصیلی بیان دوں ۔ اس سے پہلے میں قائد اعظم سے ملاقات کر کے کشمیر اور فلسطین کے متعلق انہیں تازہ حالات سے مطلع کرونگا

علماء پاکستان کی اہم کانفرنس

کراچی ۱۴ مئی جمعیۃ العلماء پاکستان کے صدر مولانا شبیر احمد عثمانی نے اسلامی اصولوں پر پاکستان کا آئین مرتب کرنے کیلئے ہندوستان اور پاکستان کے بڑے بڑے علماء کی ایک کانفرنس بلائی ہے اس کانفرنس کا پہلا اجلاس آج صبح کراچی میں منعقد ہوا یہ کانفرنس دو ہفتے تک جاری رہیگی امید ہے اس عرصہ میں آئین کا مسودہ مرتب کر لیا جائے گا۔

اشتراکیوں اور ففتھ کالموں کی سرگرمیوں کیخلاف منظم جدوجہد

طلبہ کی فیڈریشن کے نیک عزائم

لاہور ۔۔۔ اپنے نامہ نگار سے ۔۔۔ ۱۴ مئی

مغربی پنجاب کے طلبہ کی فیڈریشن نے اپنے ایک تازہ بیان میں اشتراکیوں کے پراپیگنڈا اور ففتھ کالموں کی سرگرمیوں کو بے اثر بنانے کیلئے حکومت مغربی پنجاب کو ایک منظم جدوجہد شروع کرنے کا یقین دلایا ہے ۔ اس بیان میں بتایا گیا ہے کہ اس نئی تنظیم کے چندے کے لئے باقاعدہ ایک علیحدہ شعبہ کھولا جائے گا ۔ جس میں ممتاز ترین سکالرز شرکت کرینگے ۔ اس تازہ جدوجہد کے سلسلے میں فیڈریشن سارے صوبے میں مختلف ضلعوں ۔ قصبوں اور شہروں میں جلسوں کا انتظام کرے گی ۔ فیڈریشن کے ارکان بہت جلد اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے روانہ ہو جائینگے

فیض آباد میں فساد

لکھنؤ ۱۴ مئی ۔ خبر ملی ہے کہ یو۔پی کے شہر فیض آباد میں بلوہ ہو گیا ۔ کئی دکانیں لوٹ لی گئیں ۔ اور کئی کو نذر آتش کر دیا گیا ۔ شہر میں کرفیو لگا دیا گیا ہے جلسے منعقد کرنے اور جلوس نکالنے کی سخت ممانعت کر دی گئی ہے ۔

ــــ شملہ ۱۴ مئی پاکستانی ہائی کمشنر مقیم ہندوستان مسٹر اسماعیل مشرقی پنجاب کی ریاستوں کا دورہ کر رہے ہیں

صنعتوں کے لئے سرکاری امداد

لاہور ۱۵ مئی محکمہ تعلقات عامہ کے ڈائرکٹر نے سرکاری اطلاع دی ہے ۔ کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے صنعتوں کی سرکاری امداد کے ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کے ماتحت حسب ذیل رقوم اس سال مالی امداد کیلئے الگ کی ہیں (۱) قرضے ایک لاکھ روپیہ (۲) زر امداد ۸ لاکھ روپیہ ۔ جو لوگ اس سرکاری امداد سے فائدہ اُٹھانا چاہیں وہ اپنی درخواستیں ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت مغربی پنجاب کو ۳۰ جون ۱۹۴۸ء تک پہنچا دیں ۔ قرضوں کیلئے درخواستوں کے فارم لاہور میں ان کے دفتر سے یا لاہور ۔ ملتان ۔ سیالکوٹ ۔ اور راولپنڈی میں صنعت و حرفت کے سپرنٹنڈنٹ کے دفتر سے مل سکتے ہیں امدادی رقوم کے لئے کوئی فارم مقرر نہیں ۔ البتہ درخواستوں میں ان سکیموں کا تفصیل سے ذکر موجود ہونا چاہیئے ۔ جن کے لئے امداد درکار ہو اور تیار شدہ اشیاء کے نمونے بھی معائنہ کیلئے بھیجے جائیں ۔ قرضوں وغیرہ کے متعلق قواعد ایک پمفلٹ میں دئے گئے ہیں ۔ جس کی قیمت فی کاپی ایک روپیہ ہے ۔ اور سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس پنجاب لاہور سے مل سکتا ہے ۔

مشرقی بنگال میں بالکل امن ہے

کراچی ۱۴ مئی ۔ ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش نے جنہوں نے پچھلے ہفتے مشرقی بنگال کا دورہ کیا ہے ایک بیان میں کہا ہے کہ مشرقی بنگال میں بالکل امن ہے وہاں ہندو اور مسلمان مل جل کر رہ رہے ہیں وہ ہر معاملے میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں ۔

میٹرو کے مالک اور منیجر گرفتار

لاہور ۔۔۔ اپنے رپورٹر سے ۔۔۔ ۱۴ مئی

کل رات میٹرو ہوٹل پر چھاپہ مار کر سول لائنز تھانہ کے سٹیشن ہاؤس آفیسر نے ہوٹل کے مالک منیجر کلرک ۔ اور ایک بیرے کو گرفتار کر لیا ۔ یہ ساری کاروائی ڈرامائی انداز سے عمل میں لائی گئی سب انسپکٹر کی اطلاع پر پہلے شراب کے ایک دو جعلی خریدار بھیجے گئے ۔ جب پولیس کو یقین ہو گیا ۔ کہ ہوٹل والے شراب بلا لائسنس فروخت کرنے میں کوئی قانونی پابندی محسوس ہی نہیں کرتے ۔ تو چوہدری حفیظ احمد سب انسپکٹر نے ہوٹل کے مالک غلام اکبر ۔ منیجر محمد شریف ۔ نثار احمد کلرک اور یوسف نامی بیرے کو زیر دفعہ ۶۱ ایکٹ آبکاری گرفتار کر لیا لیکن کیش بکوں کی کتاب اور دیگر رجسٹر قبضے میں کر لئے گئے ۔ بعد میں ملزمان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ۔

گڑ کی نقل و حرکت سے پابندیاں اٹھالی گئیں

لاہور ۱۴ مئی ۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے تمام صوبے میں گڑ کی نقل و حرکت پر سے تمام پابندیاں اٹھالی ہیں ۔ یہ پابندیاں گذشتہ دسمبر میں راہوالی شوگر فیکٹری کے لئے گڑ مہیا کرنے کیلئے عائد کی گئی تھیں ۔ اب فیکٹری کے کام کا موسم گذر چکا ہے

اقوام متحدہ میں روس کا نیا نمائندہ

لیک سیکسس ۱۴ مئی ۔ اقوام متحدہ میں روس کے نمائندے مسٹر گرومیکو نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر لی کو اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے عہدے سے دستبردار ہو رہے ہیں ۔ روس کے نائب وزیر خارجہ مسٹر یعقوب ملک آپ کی جگہ لیں گے ۔ وہ نیویارک روانہ ہو چکے ہیں ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی ۔ پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا ۔

اسلحہ کے لائسنس داروں کو ضروری مشورہ

کس قسم کے ہتھیار زیادہ کار آمد ہیں؟

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رتن باغ لاہور)

اکثر دوستوں کو شکار یا خود حفاظتی کے خیال سے اسلحہ کا لائسنس لینے کی خواہش ہوتی ہے یا ان کے پاس پہلے سے لائسنس ہوتا ہے۔ مگر پوری واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے وہ اچھے ہتھیار کا انتخاب نہیں کر سکتے ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے ذیل میں مختصر مشورہ درج کیا جاتا ہے۔ جو انشاء اللہ ان کے لئے مفید ثابت ہوگا:۔

آتشیں اسلحہ چار قسم کا ہوتا ہے:۔

(۱) چھرہ والی بندوق یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک نالی والی اور دو نالی والی اور بندوق کی بور یعنی نالی کی وسعت بھی مختلف ہوتی ہے۔ یعنی بارہ ۱۲ بور یا سولہ ۱۶ بور یا بیس ۲۰ بور ان میں سب سے زیادہ معروف اور اچھی قسم دو نالی بارہ ۱۲ بور والی بندوق سمجھی جاتی ہے۔ اور جو دوست چھرہ والی بندوق لینا چاہیں ان کے لئے بارہ بور والی دو نالی بندوق لینی مناسب ہے۔ اور اس کے کارتوس بھی آسانی سے مل جاتے ہیں۔ یہ بندوق ایسی ہونی چاہیئے۔ جس میں پیچھے کی طرف سے کارتوس بھرا جاتا ہے جسے انگریزی میں 12 Bore DBBL Shot gun کہتے ہیں۔ اس میں بھی آگے کئی قسمیں ہیں۔ یعنی نالی کتنی لمبی ہو ۳۲ انچ کی یا ۳۰ انچ کی یا ۲۸ انچ کی۔ پھر بندوق خود بخود کارتوس باہر نکالنے والی (Ejector) ہو یا کہ اس کے بغیر۔ پھر یہ کہ اس کی ایک نالی چوک (Choke) ہو یعنی منہ کے قریب کچھ تنگ ہو یا دونوں یکساں (Cylinder) ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں ذاتی پسند پر مبنی ہیں۔ میری رائے میں نالی کی لمبائی ۳۰ انچ اچھی رہتی ہے۔ اور ایجیکٹر ہونا ضروری نہیں۔ اور اگر ایک نالی چوک ہو تو بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ چوک نالی کی مار کچھ زیادہ ہوتی ہے۔

(۲) اسلحہ کی دوسری قسم رائفل ہے۔ جس میں گولی چلتی ہے اور زیادہ فاصلہ سے مارتی ہے یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔

(الف) ۲۲ بور کی رائفل جو چھوٹے جانوروں کے شکار کے لئے ہوتی ہے۔ اور نشانہ سیکھنے اور بچوں میں نشانہ بازی کا شوق پیدا کرنے کے لئے بھی اچھی سمجھی جاتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو دوسرے ہتھیاروں کے ساتھ اس کا لائسنس بھی ضرور لینا چاہیئے۔ اچھی کام کی چیز ہے۔ مگر رائفل ایسی خریدنی چاہیئے۔ جو میگزین قسم کی ہو یعنی اس میں ایک سے زیادہ کارتوس پڑتے ہوں اس کی عام اقسام ونچسٹر اور ریمنگٹن اور بی۔ ایس۔ اے اور ماؤزر ہیں

(ب) بڑی بور کی زیادہ طاقت والی رائفل اس کی بیسیوں اقسام ہوتی ہیں۔ مگر عام حالات کے لئے سب سے بہتر تیس ۳۰ بور کی سپرنگ فیلڈ میگزین رائفل ہے۔ یہ طاقت میں بھی بہت اچھی ہوتی ہے اور نشانہ کی صحت کے لحاظ سے بھی بہت اچھی ہے۔ اور اس کے کارتوس بھی عام ملتے ہیں۔ اگر سب دوست اس رائفل کا لائسنس لیں۔ تو کارتوس اکٹھے خریدنے میں بھی سہولت ہوگی۔ اور بعض اور سہولتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ نیز رائفل بھی عموماً چار کارخانوں میں بنتی ہے۔ یعنی ونچسٹر اور ریمنگٹن اور ماؤزر یہ چاروں اقسام نہایت اعلیٰ ہیں اور طاقت اور تیزی میں ہندوستان کی فوجی رائفل ۳۰۳ بور سے بھی بہتر ہیں۔ اور ہاتھی اور گینڈے اور شیر ببر کو چھوڑ کر ہر قسم کا شکار آسانی سے مار سکتی ہیں۔

(۳) اسلحہ کی تیسری اور چوتھی قسم ریوالور اور پستول ہیں۔ اس کا لائسنس سب سے مشکل ملتا ہے۔ اور آج کل اس کی منظوری کمشنر کے اختیار میں ہے۔ ریوالور زیادہ قابل اعتماد اور زیادہ تسلی بخش ہوتا ہے۔ اور وقت پر دھوکہ کم دیتا ہے۔ لیکن اگر بور برابر ہو تو پستول زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔ اور زیادہ تیز بھی میری رائے میں ریوالور میں ۳۸ بور اچھی ہوتی ہے اور پستول میں ۳۲ بور دونوں میگزین ہونے چاہئیں۔ اگر چھوٹی جیب میں رکھنا منظور ہو تو ۲۵ بور کا پستول اچھا رہے گا۔ مگر یہ زیادہ طاقت ور نہیں ہوتا

اسکے بعد بعض ضمنی امور بھی قابل توجہ ہیں جو یہ ہیں:۔

(اول) لائسنس میں جہاں تک ممکن ہو کارتوسوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ درج کرانی چاہیئے بلکہ اگر ممکن ہو۔ تو بلا حد بندی (No limit) کا اندراج کرانا چاہیئے۔

(دوم) لائسنس حتی الوسع سارے پاکستان کے لئے منظور کرانا چاہیئے نہ کہ صرف ایک ضلع یا کمشنری یا صوبہ کے لئے۔

(سوم) زیادہ حیثیت لوگ اپنے ساتھ اپنے کسی نوجوان عزیز کو بطور رفیق یعنی ریٹینر (Retainer) درج کروا سکتے ہیں اس میں یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ ایک ہی لائسنس سے دو آدمی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(چہارم) اگر ممکن ہو۔ اور اس کی گنجائش ہو۔ تو ایک سال کی بجائے دو یا تین سال کے لئے لائسنس جاری کرایا جائے۔ اور یہ میعاد پوری ہونے پر پھر اسی قدر میعاد کے لئے تجدید کرائی جائے۔ پہلے سال کی فیس ریوالور اور پستول کی دس روپے ہوتی ہے۔ اور رائفل اور بندوق کی پانچ روپے۔ بعد میں تجدید کے وقت نصف فیس لگتی ہے۔

(پنجم) ایک ہی لائسنس میں بندوق اور رائفل اور ریوالور یا پستول کا لائسنس درج کرایا جا سکتا ہے بہتر صورت یہ ہے۔ کہ ایک لائسنس میں (۱) ایک بارہ بور چھرہ والی بندوق (۲) ایک ۲۲ بور رائفل (۳) ایک ۳۰ بور سپرنگ فیلڈ رائفل اور (۴) ایک ۳۸ بور ریوالور یا ۳۲ بور پستول درج کرائے جائیں۔ رائفل اور پستول میگزین قسم کے ہونے چاہئیں۔

(ششم) بندوق اور رائفل کے لائسنس کی منظوری ڈپٹی کمشنر ضلع کی طرف سے ملتی ہے۔ مگر ریوالور اور پستول کی منظوری ڈپٹی کمشنر کی سفارش پر کمشنر دیتا ہے۔ ہر دو صورتوں میں رپورٹ کیلئے پولیس کے پاس کاغذات جاتے ہیں لیکن اگر کوئی خاص اعتراض نہ ہو تو عام قاعدہ یہی ہے کہ باحیثیت [illegible]

آمد کا پچیس فی صدی یا زائد چندہ دینے والے احباب

پچھلے دنوں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ تحریک فرمائی کہ موجودہ حالات کے پیش نظر یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ دوست پہلے سے بہت بڑھ کر قربانی کریں اور زیادہ سے زیادہ چندہ دیں۔ یعنی اب مخلصین جماعت پچاس فی صدی چندہ دیں اور جو اپنے حالات کی وجہ سے مجبور ہوں۔ وہ چالیس فی صدی تیس فیصدی یا کم از کم پچیس فی صدی چندہ ضرور دیں بہت سے احباب نے بدستور سابق حضور کی آواز پر لبیک کہی ہے۔ اور بہت سے دوست اب اس ثواب میں شریک ہو رہے ہیں۔ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ اس چندہ میں چندہ عام یا حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ اور تحریک جدید سب شامل ہوں گے۔ اس لئے جو شخص اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ وہ چندہ کی ادائیگی کے وقت اس بات کی وضاحت کرے کہ وہ جو چندہ دے رہا ہے۔ اس میں اس قدر رقم چندہ عام یا حصہ آمد کی ہے۔ اس قدر جلسہ سالانہ کی۔ اور اس قدر تحریک جدید کی ہے اور اس قدر بقیہ رقم حضور کے ارشاد کے ماتحت دیگر ضروریات سلسلہ پر خرچ ہوگی۔

پس اس تحریک میں حصہ لینے والے احباب اور سیکرٹریان مال اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ جب وہ ایسے احباب کا چندہ بھجوائیں تو اس کی تفصیل بھی ضرور بھجوائیں۔ صرف اس قدر لکھ دینا کہ فلاں دوست کی طرف سے 50% یا 30% یا 25% کے حساب سے چندہ ہے کافی نہیں کیونکہ اس تفصیل کے بغیر لیا چندہ مختلف مدات میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ صدر انجمن احمدیہ کے آڈٹ کے ریکارڈ کرنے کے لئے ایسی تقسیم ضروری ہے۔ اس کے علاوہ عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ حضور کی اس تحریک کو ہر احمدی تک پہنچائیں۔ تاکہ کوئی دوست اس وجہ سے ثواب سے محروم نہ رہ جائیں کہ ان کو اس تحریک کا علم ہی نہیں ہوا۔

(ناظر بیت المال)

سول سکرٹریٹ کے احمدی ملازمین

سول سکرٹریٹ اور اس کے اردگرد کے تمام احمدی ملازمین کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ظہر کی نماز باجماعت دفتر سول سپلائز کی مغربی گراؤنڈ میں ادا کی جاتی ہے۔ نماز پونے دو بجے کے قریب شروع ہو جاتی ہے۔ تمام احمدی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ نماز باجماعت ادا کریں۔

(عنایت اللہ ایشو برانچ)

"تحریک حفاظت و تنظیم مرکز"

کیا آپ چندہ حفاظت و تنظیم مرکز اپنے وعدے کے مطابق پورا ادا کر چکے ہیں؟ اگر آپ کے ذمہ کوئی بقایا ہے۔ تو اس کی ادائیگی کی طرف فوراً متوجہ ہوں۔ جزاکم اللہ

(ناظر بیت المال)

روزنامہ الفضل

۱۶ مئی ۱۹۴۸ء

آخر ہم کیا چاہتے ہیں؟

اگر ہم مغربی پنجاب کے باشندے ہیں۔ تو ہم چاہتے ہیں۔ کہ تمام وہ مہاجر جو مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب میں آئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو خواہ وہ زمیندار پیشہ ہے یا غیر زمیندار پیشہ گزارہ کے لئے کافی زمین مل جائے۔ اور جب تک زمین نہیں ملتی۔ اس کو کھانے کے لئے کافی غلہ اور پہننے کے لئے کافی کپڑا مل جائے۔ لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ سکھ اور ہندو جو زمینیں چھوڑ گئے ہیں۔ چونکہ وہ ہمارے ہمسائے تھے۔ اس لئے وہ زمینیں کسی نہ کسی طرح ہمارے پاس ہی رہیں اور مہاجروں کو نہ ملیں؛

ہم چاہتے ہیں کہ ہر مشرقی پنجاب کے شہری کو کوئی دوکان بھی مل جائے۔ اور کوئی کارخانہ بھی مل جائے۔ اور جب تک اسے دوکان یا کارخانہ نہیں ملتا۔ اسے گزارہ کے لئے کچھ رقم ملتی رہے۔ مگر ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ وہ کارخانے یا وہ دوکانیں جو ہندو اور سکھ چھوڑ کے گئے ہیں۔ چونکہ وہ ہمارے ہمسائے تھے۔ اس لئے وہ چیزیں ہمارے پاس ہی رہیں تو اچھا ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہندوؤں اور سکھوں کی دوکانیں جن پر ہمارے ہمسایوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ وہ ان سے چھین لی جائیں۔ لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی دوکان یا کارخانہ ہمارے یا ہمارے رشتہ داروں کے پاس ہے تو گورنمنٹ وہ نہ چھینے۔ کیونکہ آخر ہم لوگ جو اتنی مدت سے سکھوں اور ہندوؤں کے مظالم سے ستائے جا رہے تھے۔ ہمارا بھی تو ان کے مال پر کچھ حق ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان مضبوط ہو جائے اور حکومت کے ساتھ جتنی ترقیات آتی ہیں۔ وہ ہم کو مل جائیں۔ اور اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم چاہتے تھے۔ کہ تبادلہ آبادی کر لیا جائے لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ تبادلہ آبادی کی وجہ سے جو لوگ ادھر سے آئے ہیں۔ وہ ہمارے علاقہ میں نہ بسائے جائیں۔ کیونکہ اس طرح نئے ووٹروں کے آنے سے ہماری ممبریاں خطرے میں پڑ جائیں گی باقی رہا یہ سوال کہ وہ کہاں بسائے جائیں۔ سو گورنمنٹ تو بڑے وسیع ذرائع رکھتی ہے وہ خود غور کر کے فیصلہ کر سکتی ہے۔ کہ پنجاب کے سولہ اضلاع کے سوا ان لوگوں کو کہاں بسایا جائے۔ اگر لیگ کے لیڈر اتنا بھی نہیں سوچ سکتے۔ کہ بغیر اس کے کہ مغربی پنجاب کے اضلاع کی آبادیوں میں کوئی تغیر واقع ہو۔ اور بغیر اس کے کہ ممبروں کے ووٹوں کے گروپ میں کوئی فرق پڑے۔ مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے لوگوں کو کہاں بسایا جائے۔ تو ایسے لیڈروں کا فائدہ کیا ہے۔ اور ایسے لیڈروں کو ہم نے کرنا کیا ہے۔ لیڈروں کی عقلیں آخر ایسے موقعہ پر ہی کام آیا کرتی ہیں:

اگر ہم کونسل کے ممبر ہیں تو ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ مغربی پنجاب کی مضبوطی کے لئے مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کو وہاں سے اجاڑا جائے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ اس طرح مشرقی پنجاب والے لوگوں کو اس بات کا بھی حق مل جائے۔ کہ وہ مغربی پنجاب کی اسمبلی میں کوئی دخل دے سکیں۔ وہ شوق سے آئیں۔ اور شوق سے اپنے لئے گزارے کی کوئی صورت پیدا کریں۔ ہماری صرف اتنی شرط ہے۔ کہ مغربی پنجاب کی زمینوں اور اس کی تجارتوں کو وہ نہ چھیڑیں۔ باقی جہاں سے چاہیں اپنے لئے انتظام کریں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اسی طرح اسمبلیوں میں ان کی کسی قسم کی دخل اندازی ہم پسند نہیں کرتے۔ یہ ہم ضرور چاہتے ہیں۔ کہ حکومت میں ان کو حصہ ملے۔

ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کو عزت کے ساتھ رہنے کا موقعہ ملے۔ مگر ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ وہ وزارتوں میں آ جائیں۔ ہم یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے سر آنکھوں پر بیٹھیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں لیا جا سکتا کہ نوکریوں میں بھی ان کو کوئی حصہ مل جائے۔

اگر ہم مشرقی پنجاب سے آنے والے لوگ ہیں۔ تو ہم یہ تو چاہتے ہیں کہ ہمیں کھانا بھی ملے۔ اور کپڑا بھی ملے۔ اور آلات زراعت بھی ملیں۔ اور بیل بھی ملیں۔ اور ان کے لئے چارہ بھی ملے۔ ہمیں مکان بھی ملیں۔ اور چارپائیاں بھی ملیں۔ لیکن ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ ہم کام کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ بوئی ہوئی فصل ہم کو مل جائے۔ کٹے ہوئے کھیت ہم کو دے دیئے جائیں۔ نکالا ہوا دانہ ہمارے سپرد کر دیا جائے؛

ہم اس بات پر بہت ہی ناخوش ہیں۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کو کیوں لوٹا لیکن ہم یہ ضرور چاہتے ہیں۔ کہ مغربی پنجاب میں ہم جہاں جائیں وہاں کے حکام ہم کو غلہ اور کپڑا وغیرہ بھی دیں اور بوئی ہوئی فصلیں ہمارے حوالہ کریں۔ اور چھوڑے ہوئے بیل ہمارے سپرد کریں۔ پھر ہم ان سب چیزوں کو اونے پونے داموں بیچ کر ۳۰۔ ۴۰ میل آگے جا کے ڈیرا لگا لیں اور مہاجرین کر دوسرے ضلع کی مہمان نوازی کی لذت حاصل کریں۔

ہم چاہتے ہیں کہ تمام مغربی پنجاب کے لوگ اس بات کو سمجھ لیں۔ کہ مہاجر کی کیا عزت ہوتی ہے۔ لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ وہ کبھی نہ سوچیں کہ مہاجر کے فرائض کیا ہوتے ہیں؟

ہم چاہتے ہیں کہ لوگ۔ ہمیں مہاجر کہہ کہہ کر سر پر اٹھائیں۔ اور آنکھوں پر بٹھائیں۔ لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ مہاجر کے اہم ترین فرائض میں جو یہ بات داخل ہے کہ اس ملک کو دوبارہ فتح کرے۔ جسے چھوڑنے پر اسے ظالمانہ طور پر مجبور کیا گیا تھا۔ یہ فرض ہم سے نہ ادا کروایا جائے۔ بلکہ ہماری جگہ کوئی اور یہ فرض ادا کرے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ مغربی پنجاب کی نہروں سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کی تجارتوں سے متمتع ہوں۔ اور یہ جہاد اور فتوحات کے خیالات ہماری جگہ پر کوئی اور ہمارا بھائی اپنے دماغ میں لئے پھرے۔ اور یہ جوش اپنے سینہ میں دبائے رکھے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہماری طرح ہمارے دوسرے مہاجر بھائیوں کو بھی کچھ نہ کچھ زمین اور تجارت میں سے حصہ ملے۔ مگر ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ جتنی زمین یا جتنی تجارت پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس میں سے ان کو حصہ نہ ملے۔ ان کے لئے اللہ تعالے کوئی اور راستہ کھول دے گا۔ اور یا ہمارے لیگ کے لیڈر اور راہ نما کوئی ایسی تدبیر کریں۔ کہ جن اموال کو ہم نے ہتیا لیا ہے [illegible] پر ہاتھ ڈالے بغیر کہیں اور سے دوسروں کا گھر پورا ہو جائے۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو ہم بھی خوش اور ہمارا خدا بھی خوش۔ ہمارے دل میں اپنے مہاجر بھائیوں کی ہمدردی نہ ہوگی۔ تو اور کس کے دل میں ہوگی۔

ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان مضبوط ہو اور طاقت پکڑے۔ لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کوئی اور لوگ کریں۔ اور اس کے سپاہیوں میں بھی کوئی اور قومیں بھرتی ہوں۔ پاکستان کی مضبوطی تو ہم چاہتے ہیں۔ مگر اسی طرح چاہتے ہیں۔ کہ اس کی مضبوطی اوروں کے ہاتھوں ہو۔

ہم مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب دونوں کے آدمی چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک سے بد دیانتی اور خیانت بالکل مٹ جائے۔ لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ بد دیانتی اور خیانت کا مفہوم یہ سمجھا جائے۔ کہ ہمارے سوا دوسرے لوگ جو ایسا کام کرتے ہیں۔ وہ بد دیانت اور خائن ہیں؛

ہم چاہتے ہیں کہ کوئی افسر کسی کی رعایت نہ کرے لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جب ہم اس کے پاس جائیں تو ہماری بات سن لے اور ہماری سفارش کو قبول کرے۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی پاکستانی ملازم رشوت نہ لے۔ لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جب ہم رشوت دیں تو وہ ضرور قبول کرے۔ ورنہ ہمارا دل میلا ہوگا۔ اور ہمیں یقین نہیں آئے گا کہ وہ ہمارا کام کرے گا

ہم اگر حاکم ہیں، تو ہم چاہتے ہیں کہ لوگ امن سے رہیں اور کسی کو کوئی کچھ نہ کہے لیکن اگر ہم کسی کو کچھ بھی کہیں، تو وہ آگے سے برا نہ منائے۔

ہم چاہتے ہیں کہ سب ملک کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں اور اس بات کو مدنظر رکھیں کہ اگر حکام کسی مصلحت سے ماتحت ہندوؤں اور سکھوں کا مال اپنے گھروں میں ڈال لیتے ہیں۔ تو ان مالوں کی طرف آنکھ اٹھا کر عوام الناس نہ دیکھیں۔ کیونکہ اپنے بھائی کے عیب دیکھنا برا ہوتا ہے

اور پھر وہ یہ بھی تو سوچیں کہ حکام نے ہندوؤں سکھوں کا مال لیا ہے اور کافر کا مال لینا جائز ہے۔ مگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ اس اصل کو عوام وسیع کر لیں اور ہندوؤں اور سکھوں کے مال پر خود قبضہ کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو ہم بحیثیت حاکم کے ان کے ہاتھ پکڑنے پر مجبور ہوں گے اور قانون کے شکنجہ میں انہیں جکڑ لینا ہمارا فرض ہوگا۔

ہم تمام پاکستان کے شہری چاہتے ہیں کہ ہماری گاڑیوں کا انتظام نہایت ہی اعلیٰ درجے کا ہو۔ ان کے اندر صفائی ہو۔ اچھے گدیلے لگے ہوئے ہوں۔ جگہ کھلی ہو۔ بلکہ ہر شخص کو سونے کو جگہ مل جائے۔ پانی کا خوب انتظام ہو۔ گاڑیاں وقت پر چلیں۔ وقت پر ٹھہریں اور تمام ریلوے کے ملازمین کو بڑی بڑی تنخواہیں ملیں۔ لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ کرائے نہ بڑھائے جائیں۔ بلکہ اگر ہو سکے تو کچھ کم کر دیے جائیں۔ بیشک بظاہر یہ ایک ناممکن سی بات نظر آتی ہے کہ کرائے نہ بڑھائے جائیں اور تنخواہیں بڑھائی جائیں اور ریلوں کو تو اچھا کیا جائے۔ مگر ٹکٹ کی قیمت وہی رہے۔ لیکن آخر قائداعظم سے جو امیدیں وابستہ تھیں۔ کیا ان کا اتنا بھی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ کیا لیگ کے لیڈر اتنی کرشمہ نمائی بھی نہیں کر سکتے۔ عوام الناس کی نگاہ میں بیشک یہ باتیں ناممکن نظر آئیں۔ مگر ہمارے لیڈروں کی نگاہ میں تو یہ باتیں بالکل معمولی ہونی چاہئیں۔ ان ناممکنات کو ممکن بنا دینا ان کے دائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ بلکہ ہم تو ان سے یہ امید رکھتے ہیں کہ کرایوں کو کم کرنے کا سوال تو الگ رہا۔ پاکستان کی ریلیں پاکستان کے باشندوں کے لئے وقف ہونی چاہئیں اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے کرائے کا سوال اٹھانا بہت نامناسب بات ہے۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور حکومت تو رعایا کی ماں باپ ہوتی ہے۔ بھائی کا بھائی یا ماں باپ کا بیٹوں بیٹیوں سے کرایہ وصول کرنا۔ کتنی ذلیل بات ہے۔ پس ہم تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ کرایہ ہو ہی نہیں۔ مگر ریلیں ضرور اچھی ہوں۔ انتظام نہایت اعلیٰ ہو اور ریلوے کے ملازمین کو تنخواہیں بڑے معیار پر ملنی چاہئیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ سب ملازمین ہی کی تنخواہیں زیادہ ہو جائیں۔ کیا مدرس اور کیا سپاہی اور کیا پولیس مین اور کیا پٹواری اور کیا کلرک۔ سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ تو ان کو کم از کم ملنا چاہیئے۔ ہاں ہم یہ چاہتے ہیں کہ بڑے لوگوں کی تنخواہیں کم کر دی جائیں۔ حساب دان لوگ کہتے ہیں کہ اگر نچلے سٹاف کی سو روپیہ اوسط تنخواہ کر دی جائے۔ تو پچاس کروڑ روپیہ کے قریب خرچ بڑھ جاتا ہے۔ اور اوپر کے سٹاف کی تنخواہیں کم کر دی جائیں تو ایک کروڑ کے قریب بچت ہوتی ہے۔ پس قریباً ۴۹ کروڑ کا فرق رہ جاتا ہے۔ یہ کہاں سے پورا کیا جائے۔ اس کے لئے تو ملک پر ٹیکس بڑھانے پڑیں گے لیکن اگر ایسا ہو تو یہ ہماری مرضی کے خلاف ہوگا۔ ہم ہرگز اس بات کے حق میں نہیں کہ ٹیکس بڑھائے جائیں۔ لیکن ہم اس بات کے حق میں ضرور ہیں کہ تنخواہیں بڑھائی جائیں۔ باقی رہا ۴۹ کروڑ کا فرق سو یہ معمولی بات ہے یہ وزراء ہیں کریں ان کی دوا۔ اگر یہ اتنی بات بھی نہیں سوچ سکتے۔ اگر وہ ہم کو خوش رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ وزارت کی کرسی پر بیٹھنا چاہتے ہیں تو بغیر ٹیکس بڑھائے ان کو تنخواہیں بڑھانی پڑیں گی اور اپنے دماغوں سے کام لے کر یہ روپیہ کہیں سے پیدا کرنا ہوگا۔ آخر اب پبلک کی حکومت ہے پبلک کی مرضی کے مطابق ان کو کام کرنا چاہیئے۔ کیا کوئی ملازم اپنے آقا سے کہا کرتا ہے کہ میں یوں نہیں کر سکتا بہرحال اسے کرنا ہی پڑتا ہے۔ پس وزراء کو انچاس پچاس کروڑ بہرحال کہیں سے پیدا کرنا پڑے گا۔ لیکن ہم سے وصول نہیں کرنا ہوگا

اگر ہم وزیر ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ ہم وزارت کی کرسی پر بیٹھے رہیں اور تمام ملک ہمارا ممنون ہو کہ ہم وزیر بن گئے ہیں۔ عقل سے کام لینے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ محنت سے کام لینے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ اگر لوگ گھر پر ملاقات کے لئے آئیں تو ہم گھر پر نہیں اور اگر لوگ دفتر میں جائیں تو ہم بیمار ہیں اور کوٹھی سے نہیں نکلے لوگوں کو چاہیئے کہ ہمارا وقت ضائع نہ کریں۔ ہمیں باہم ایک دوسرے سے الجھنے دیں یا لڑائی بھڑائی کے بعد ہانپنے اور آرام کرنے کا موقع دیں۔ یہ کیا کہ ہم ملک کی خاطر ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا بھی کریں اور پھر دوسرے کاموں کے لئے اپنا وقت بھی نکالیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ لوگ ہمارے پاس سفارش لائیں۔ لیکن ہم یہ ضرور چاہتے ہیں۔ کہ ہم جن افسروں کے پاس سفارش کریں۔ وہ ہماری سنیں کیونکہ ہم آخر وزیر ہیں۔

ہم سرمایہ دار ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ سرکاری کارخانوں اور ملازموں کی طرف سے جب تنخواہوں کی زیادتی کا مطالبہ ہو تو اس موقعہ پہ ہمیں ضرور تقریر کرنے کا موقعہ دیا جائے اگر یہ نہ ہو تو کم سے کم مزدور زندہ باد کا نعرہ ہمارا سب کے نعروں سے اونچا رہنا چاہیئے۔ سٹیج پر سب کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہماری خیرخواہی مزدور کے حق میں سب سے زیادہ ہے۔ مگر ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے نوکر کبھی تنخواہ کی زیادتی کا مطالبہ نہ کریں بلکہ غریب طبقہ سے ہماری ہمدردی دیکھ کر ان کے دل میں محبت کا جذبہ اس قدر ابھرے۔ کہ وہ خود ہی درخواست کریں کہ اے ہماری جنس کے خیرخواہ ہماری تنخواہوں میں کچھ کمی کیجئے اور ہم کو اپنی ممنونیت کے اظہار کا ایک ادنیٰ سا موقعہ دیجئے

ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی حکومت قائم ہو اور پاکستان کا آئین اسلامی آئین ہو۔ لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کے کسی حکم پر عمل کرنے کی ضرورت نہ پیش آئے۔ ہم اگر عامی ہیں تو نماز روزہ کا سوال بالکل نہ اٹھایا جائے۔ ہم اگر تعلیم یافتہ ہیں تو ہماری منڈی ہوئی ٹھوڑیوں کو کوئی نہ دیکھے آخر قرآن کریم میں غض بصر کا حکم ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہم مغربی لباس پہنیں مغربی طریقوں پر بودوباش رکھیں۔ لیکن ہم ساتھ ہی یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہم کو سٹیج پر اسلام زندہ باد کا نعرہ لگانے کی اجازت دی جائے لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ لوگ اس بات کا کبھی خیال نہ کریں کہ اسلام سب سے پہلے ہمارے دل میں مرا تھا۔

ہم چاہتے ہیں کہ دنیا اس بات کو تسلیم کر لے کہ سارے پاکستان کے باشندے اسلام کی حکومت چاہتے ہیں اور چونکہ سب باشندے اسلام کی حکومت چاہتے ہیں سوائے ان کے جنکو لوگوں نے حکومت میں اپنا نمائندہ چنا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ وہ آئین اسلام کے دشمن نمائندے جن کو آئین اسلام کے فدائی مسلمانوں نے اپنا نمائندہ بنایا تھا وہ ایک قانون بنا دیں۔ جس سے جبری طور پر سب لوگوں سے اسلامی آئین پر عمل کرایا جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی آئین جاری ہو تو ہم خود بھی اس کو جاری کر سکتے ہیں۔ لیکن آئین اسلام کو اپنی مرضی سے جاری کرنا کوئی ایسا مزا نہیں دے گا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اسلامی آئین تلوار کے زور سے ہم سے منوایا جائے۔ اسی میں استادی کا مظاہرہ ہے اور اسی میں سب مزا ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ کشمیر پاکستان سے ملحق ہو کیونکہ اس میں پاکستان کی حفاظت ہے اور اس کے بغیر پاکستان محفوظ نہیں رہ سکتا لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ اگر کشمیر فتح کرنا پڑے تو یا سرحد کے پٹھان یہ کام کریں یا صرف کشمیر کے باشندے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کام پر ہم کو روپیہ بھی خرچ نہ کرنا پڑے۔ اگر ڈوگرہ راج کے ظلم سے مسلمانوں کو اپنے وطن چھوڑنے پڑیں تو ہم دل سے متمنی ہیں کہ ہمارے بھائیوں کو ہر طرح کا آرام ملے مگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ ان کو مہاجر قرار دیا جا کر ان کی امداد کی جائے کیونکہ اس طرح مشرقی پنجاب کے مہاجرین اور مغربی پنجاب کے مستفیدین کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ کشمیر کے مہاجر دھکے کھانے بھوکے رہنے تکلیفیں اٹھانے کے بعد جب اپنے وطن کو واپس لوٹیں تو پاکستان زندہ باد کے نعرے لگاتے اور ہماری عنایتوں کے گن گاتے جائیں اور آزاد رائے شماری کے وقت سو فی صدی پاکستان کے حق میں ووٹ دیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ فلسطین سے یہودی بھاگ جائیں۔ عربوں کو فتح ہو مگر ہم عربوں کی کمزوری اور یہود کی طاقت پر غور کرنے کو ضیاع وقت سمجھتے ہیں جو مسلمان اس قسم کا خیال کرے وہ کافر ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ نتیجہ خواہ کچھ نکلے آخر تک ہم کو کچھ نہ کرنا پڑے اور جنت الحمقاء میں بیٹھے ہم فتح و کامرانی کے خواب دیکھتے رہیں اور شاباش و مرحبا کے تحائف سے عربوں کو قوی سے قوی تر بناتے جائیں اور لعنت و ملامت کے تیروں سے یہود کے سینوں کو اس طرح چھید دیں کہ ان گیدیوں کو پھر کبھی اسلامی ممالک کی طرف منہ کرنے کا خیال تک نہ پیدا ہو

ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان کمزور ہو اور پاکستان مضبوط لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ پاکستان کا سونا نکال نکال کر ہندوستان پہنچائیں۔ ہندوستان کا مال لا کر مہنگے داموں پاکستان میں فروخت کریں ہندوستان میں چھوڑی ہوئی مسلمانوں کی جائداد کا کوئی انتظام نہ کیا جائے مگر پاکستان کی ہندوؤں کی جائداد کو انہیں واپس کیا جائے۔ ہم کچھ کمیشن لیکر ان کے کارخانے سنبھال لیں۔ اور اکثر حصہ کمائی کا ہندوستان بھجواتے رہیں۔ مگر پاکستان مضبوط ہو جائے

۔ اور ہندوستان کمزور ہوتا جائے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے لیڈروں سے ہمارے خفیہ معاہدات بھی ہوں راز و نیاز کی خط و کتابت بھی ہو۔ بغیر نام لئے کے قائداعظم پر چوٹیں بھی ہوں لیگ کے نقائص کو بڑھا بڑھا کر دکھائیں۔ ہندوستان کے عیوب پر اپنی عورتوں کے برقع تک ڈال دیں۔ مگر ہم کو قوم کا محسن اور پاکستان کا ہمدرد سمجھا جائے۔ اور کوئی شخص یہ نہ سوچے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اور کیا کہہ رہے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ پاکستانی قومیت کا احساس ترقی کرے۔ لیکن صوبجاتی لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ بھی جاری رہے۔ ملازمتیں سب صوبوں کے لئے کھلی رہیں۔ لیکن ملیں۔ صرف ہمارے ہموطنوں کو اور سب لوگ ہماری حب الوطنی کی داد دیں۔ اور ہماری وسیع الخیالی کو سراہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ سب فرقے اور قومیں پاکستان کی حمایت میں اپنی جانیں لڑا دیں۔ اور کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ شیعہ مرزائی وغیرہ قسم کی اقلیتوں کو اس ملک میں کوئی رتبہ نہ ملے۔ ان کو گردن زدنی اور کشتنی قرار دیا جائے لیکن یہ ہنستے ہوئے اپنی گردنیں کٹوائیں۔ اور مسکراتے ہوئے جانیں دیں۔ کیونکہ یہی حب الوطنی کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے۔

ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی بندگی سے ہم کو معذور رکھا جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ اپنی خداوندی کی ذمہ واریاں پوری طرح ادا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے اور اس کے رسول کو مان کر ہم نے اس پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ ہم اس کی غفاری اور ستاری کے مظاہرے کیلئے سامان پیدا کرتے رہیں۔ اور وہ اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا رہے غرض ہم بھول جائیں کہ ہم غلام ہیں۔ اور ہم پر کوئی ذمہ داری ہے۔ اور وہ بھول جائے۔ کہ وہ مالک یوم الدین ہے۔ ان باتوں کے یاد رکھنے میں وہ مزا نہیں جو ان کے بھول جانے میں ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ رات بھر سوئیں دن بھر حقہ پئیں اور کبھی کبھی اپنے بیلوں کو سوٹی سے ہانک دیا کریں۔ اور سکھ رات سے جاکر اپنے کھیتوں میں ہل چلائیں۔ اور محنت کریں۔ لیکن فصل پکنے کا موقعہ آئے تو ان کا غلہ ہمارے کھلیانوں میں آجائے۔ اور ہمارا ان کے کھلیانوں میں چلا جائے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی رحمت سے ہم امید تو یہ رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا غلہ بھی ہمارے کھلیانوں میں رہے۔ اور سکھوں کا غلہ بھی مشرقی پنجاب سے اڑ کر ہمارے کھلیانوں میں پہنچ جائے غرض محنت وہ کریں۔ اور کھائیں ہم کیونکہ ہم مومن ہیں اور وہ کافر۔ مومن و کافر میں یہ فرق بھی نہ ہو۔ تو اس ایمان و کفر کے جھگڑے سے فائدہ ہی کیا۔

ہم چاہتے ہیں کہ سینما ہوس خوب اچھی اچھی فلمیں دکھائیں۔ اور اللہ میاں ان کے دیکھنے کے بدلے ہم کو خوب خوب پیسے دیں۔ اور ہمارے علماء وزارتوں کے پیچھے ڈنڈے لئے پھریں۔ اور اس طرف دیکھنے کی ان کو فرصت ہی نہ ملے۔ کہ مسلمان رات دن ناچ اور گانے میں لگے رہتے ہیں۔ اور وہی چیزیں جو اسلام کی روح کے خلاف ہیں۔ ان کی روح کا جزو بنی ہوئی ہیں۔ ہم سینما سے نکلنے کے بعد اسلام زندہ باد کا نعرہ لگا دیں۔ اور ہمارے مولوی اس نعرہ کو وزارت کی طرف لڑھکا دیں۔ اور اسی گیند بلے کی کھیل ہی میں عمر گزر جائے سینما گھروں کی رونق میں فرق نہ پڑے۔ اور مسجدوں کی ویرانی میں کمی نہ آئے۔ ہمارے دلوں کا اسلام مردہ ہی رہے اور زبانوں کا اسلام روز بروز زندہ ہوتا چلا جائے۔

ہماری عورتیں چاہتی ہیں کہ اسلامی رتبہ سے وہ فائدہ اٹھائیں۔ اسلامی حقوق ان کو حاصل ہوں۔ لیکن اسلامی ذمہ داریاں ان پر عائد نہ ہوں۔ پردہ کا سوال کوئی نہ اٹھائے۔ اور خلاف شریعت اختلاط کے متعلق کوئی زبان نہ کھولے۔ آخر عورت ذات نازک ذات ہے۔ جب ہمارے مرد بشری کمزوری سے فائدہ اٹھا کر غفاری و ستاری کی ذات پر تکیہ رکھتے ہیں۔ تو عورتیں تو کمزوروں میں سے کمزور جنس ہیں۔ وہ اس کی غفاری ستاری سے کیوں فائدہ حاصل نہ کریں۔ پس لطف تو اسی میں ہے کہ وہ بے ستری پر زور دیں۔ اور خدا ستاری کرے۔

ہم اگر اخبار والے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ اخبار کے ذمہ وار کارکن کی ابتدائی تنخواہ تین سو سے کم نہ ہو۔ ہزار بارہ سو ہو جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ دنیا میں مساوات جاری رہے۔ اور اس لئے زمیندار کو ایک ایکڑ سے زیادہ کی کس نہ ملے۔ بے شک ایک ایکڑ کی کس ملنے کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ دو یا تین روپیہ مہینہ اسکو ملے گا۔ لیکن زمینداروں کو یہ تو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر ہم تین سو یا چار سو یا پانچ سو حاصل کرتے ہیں۔ تو ہم اپنا وقت بھی تو زمینداروں کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں۔ اگر ہمارے لئے ترقی کے راستے کھلے ہوتے ہیں۔ ہم اپنے لڑکوں کو بی۔ اے ایم۔ اے کروا سکتے ہیں۔ تحصیلدار ای۔ اے سی۔ ڈاکٹر۔ وکیل۔ لفٹننٹ بنوا سکتے ہیں۔ تو اس بات کا خیال زمینداروں کو نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آخر ہم ہی تو مساوات کا اعلان کرتے ہیں۔ اگر ہم نہ ہوں تو مساوات کا اعلان کرنے والا دنیا میں کون رہ جاتا ہے۔

ہم بے شک زمیندار ہیں۔ لیکن ہم کمیونزم کی تائید کرتے ہیں۔ بے شک ہماری جائداد میں کانی ہیں۔ لیکن دنیا کا جو بوجھ ہمارے سر پر ہے اس کے ہوتے ہوئے اس قدر آرام تو ہمیں ملنا چاہیئے۔ غریب زمیندار کی تائید میں آواز اٹھانے کے بعد جو خلش ہمارے دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جس پراگندگی سے ہمارے دماغوں کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس کے بعد پچاس ساٹھ یا سو مربع کا ہمارے پاس ہونا کوئی ایسی بات نہیں جس پر اعتراض کیا جاسکے اور جس سے مساوات میں فرق پڑے۔

ہم تاجر ہیں اور ہم کارخانہ دار ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے کارخانے ہمارے پاس رہیں۔ ہمارے بنک کا اکاؤنٹ خدا کرے دن بدن بڑھے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ان کاموں میں کوئی دخل نہ دے۔ لیکن ساتھ ہی ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے زمیندار بھائیوں میں مساوات اسلامی جاری کی جائے۔ اور ایک ایک ایکڑ کی کس دے کر دین و دنیا کی بادشاہت ان کو بخش دی جائے۔ ہم یہ کبھی نہیں دیکھ سکتے۔ کہ کسی زمیندار کے پاس زیادہ زمین ہو۔ اور کسی کے پاس کم۔ باقی رہا یہ کہ ہم میں سے کوئی لاکھ پتی ہے یا کروڑ پتی یہ بالکل اور بات ہے۔ لائق آدمی زیادہ کما لیتا ہے۔ اور نالائق آدمی زیادہ کما نہیں سکتا۔ یہ تو ایک طبعی مساوات ہی۔ اسکو عدم مساوات نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں زمین کا کم بیش ہونا بے شک عدم مساوات ہے اور اسکو ہم برداشت نہیں کرسکتے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہماری آمدنوں پر جب تک وہ ڈیڑھ دو ہزار کی نہ ہو جائیں کوئی ٹیکس نہ لگے لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ زمیندار کے پاس جو چار کنال زمین ہو۔ اس سے معاملہ ضرور وصول کیا جائے۔ اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ اس بات پر کوئی اعتراض نہ کرے۔ کیونکہ یہ ایک طبعی بات ہے۔ اور طبعی بات کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔

ہم چاہتے ہیں کہ کوئی شخص یہ سوال نہ اٹھائے۔ کہ ایک ایکڑ کی کس میں زمیندار کا گزارہ کس طرح ہوگا۔ اور وہ اپنے بچوں کو تعلیم کس طرح دلائے گا۔ اور وہ اپنے بیماروں کا علاج کس طرح کروائے گا۔ اور اگر کوئی زمیندار زیادہ عقل اور سمجھ کا مالک ہے۔ تو اسے ایک ہوشیار تاجر پیشہ یا ہوشیار ملازم کی طرح آگے بڑھنے کا موقعہ کس طرح ملے گا۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایک غیر طبعی سوال ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ ایسے غیر طبعی سوال کوئی نہ اٹھائے۔

سب سے آخر میں ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ کوئی نہ سمجھے۔ کہ ہم کیا چاہتے ہیں کیونکہ اگر لوگوں نے سمجھ لیا۔ کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ تو متضاد باتوں کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور متضاد باتوں کا دروازہ کھلنے سے انسان کا دماغ پریشان ہو جاتا۔ اور امن برباد ہو جاتا ہے۔

اصل بات تو یہ ہے۔ کہ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں۔ وہ ہو جائے اور دوسروں کے دلوں میں یا تو خواہش پیدا ہی نہ ہو۔ اور اگر پیدا ہو تو ہمارے حق میں ہو۔ اور اگر ہمارے خلاف ہو۔ تو اسکو سننے والا کوئی نہ ہو۔ بلکہ جو کوئی ہمارے خلاف بات کرے۔ اس کے وعظ میں گڑبڑ پیدا کی جائے اور اس پر اور اس کے ساتھیوں پر سنگ باری کی جائے۔ کیونکہ عقل کی باتوں کو سننے کا موقعہ دینا دین کو کمزور کرتا ہے اور شریعت کو کھوکھلا بناتا ہے۔ پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگ علم سے بے بہرہ رہیں۔ اور عقل سے کورے رہیں۔ تاکہ وہ یہی سمجھتے رہیں کہ ہم ان کے خیر خواہ ہیں۔ اور اس سے بہتر امن کا ذریعہ اور کیا ہوگا۔ کہ ہم جس طرح چاہیں ترقی کریں۔ اور دوسرے لوگ ہماری ہر زیادتی اور ہمارے

انڈین یونین عرب حکومتوں سے سبق حاصل کرے

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر دمشق

آج کل فلسطین میں یہود اور عربوں کے درمیان عملی جنگ شروع ہے۔ فریقین کے جانیں گھائل ہو رہے ہیں۔ اور اس جنگ کو شروع ہوئے آج پانچ ماہ کا عرصہ گذرتا ہے۔ فلسطین کا محل وقوع ایسے طور پر واقع ہوا ہے۔ کہ مختلف عرب حکومتوں نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ چنانچہ شمال کی طرف سے لبنان اور شام اور مشرق کی طرف سے شرق اردن و عراق اور جنوب کی طرف سے مصر نے اس کو محیط کیا ہوا ہے۔ اور پھر یہ حدود اس قدر قریب فاصلہ پر واقع ہیں کہ انسان ان ممالک کو ایک ہی ملک تصور کرتا ہے اور عملی طور پر عثمانیہ ایمپائر کے ایام میں یہ ایک ہی حکومت تھی۔ مگر برطانوی پالیسی "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" نے ان ممالک کی موجودہ تشکیل کر دی ہے۔ مگر آفرین ہو ان عرب حکومت پر کہ ان کے علاقہ میں آباد یہود جو کئی لاکھ کی تعداد میں واقع ہیں۔ اور ان کا وسیع کاروبار ہے۔ مگر وہ آرام و سکون سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور حسب معمول اپنے اعمال و اشغال میں مصروف ہیں اور کسی قسم کا وہ خدشہ اور دہشت محسوس نہیں کرتے بلکہ ان کے برعکس حکومتوں نے ان کی حفاظت کا خاص انتظام کر رکھا ہے۔ کیونکہ عرب حکومتیں اس امر کو بخوبی جانتی ہیں کہ اقلیت کا اعتماد اور حفاظت نہ صرف حکومت کی ذمہ واری ہے بلکہ اس کا مفاد بھی اس میں پنہاں ہے اور یہی سپرٹ حکومتوں کو چار چاند لگایا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر عراق میں ۱½ لاکھ سے زیادہ یہود آباد ہیں مگر وہ لیل و نہار اپنے روزگار میں مصروف ہیں۔ بلکہ بغداد کی اقتصادی شہ رگ پر وہ قابض ہیں۔ اسی طرح ملک شام میں ۴۵ ہزار یہود موجود ہیں اور اس کے مقابلہ میں ۳½ ملین عرب آباد ہیں۔ لبنان میں ایک لاکھ یہودی باشندے ہیں اور وہ بھی امن میں وہ زندگی گزار رہے ہیں۔ مندرجہ بالا اعداد و شمار سے یہ امر ظاہر ہے کہ عربوں کے مقابلہ میں یہودی کی مثال آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ مگر کیا اس وقت ایک یہودی بھی ان ممالک میں عربوں کی طرف سے قتل کیا گیا؟ آئندہ آنے والے ایام میں عرب لیگ اور عرب حکومتوں کا یہ کارنامہ سنہری حروف سے تحریر کیا جائیگا کہ انہوں نے اقلیت کا اعتماد حاصل کیا اور ان کی حفاظت کی

ابھی گذشتہ ہفتہ کا ذکر ہے کہ یہود نے فلسطین میں ۳۰۰ سے زائد عرب بچوں کو ذبح کر دیا۔ مگر عربوں نے مندرجہ بالا ممالک میں یہود جیسی اقلیت پر انگلی نہ اٹھائی۔ مگر اس کے مقابلہ میں سکھوں اور ہندوؤں نے مسلمان جیسی اقلیت کو تنگ کیا قتل کیا۔ اسباب لوٹا اور ان کو بے وطن کر دیا۔ اقلیت چھوڑ اکثریت پر بھی عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ کشمیر پر انڈین یونین کا حملہ اس کی واضح ترین مثال ہے میں عرب حکومتوں کی مثال پیش کرتا ہوا گزارش کرتا ہوں کہ اہل ہند عرب حکومتوں سے اقلیت کے بارے میں حسن سلوک اور ادائیگی حقوق و مذہبی فرائض کا سبق حاصل کریں۔ کیونکہ خوبی اس میں ہے کہ ان اقلیت کے لئے اس قسم کی فضا پیدا کرے۔ جو ان سے خوف و خدشہ کو دور کر دے اور قانون کی خلاف ورزی کرنیوالے کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

آج کا دمشق!

فلسطین میزان عدل میں

مجلس اقوام متحدہ مجلس اقوام متحدہ کے تقسیم فلسطین کے اعلان کرنے کے معاً بعد سرزمین فلسطین میں پیٹرول اور بارود کا کھیل جاری ہو گیا۔ انگریز اور امریکن بوریا بستر اٹھا کر لنڈن اور نیویارک چلد یئے اور عرب زعماء کے خاندان لبنان و شام میں قیام پر مجبور ہو گئے۔ عرب ایجنسی اور یہودی ایجنسی کی قلمی جنگ تلوار کی جنگ سے بدل گئی جس کے نتیجہ میں فلسطین کے خرمن امن پر چنگاری پڑ گئی۔ اور فلسطین میں بری۔ بحری اور فضائی جنگ شروع ہو گئی۔ آج دمشق کے بازار باشندگان فلسطین کی بھرمار سے ایک عجیب جذباتی منظر پیش کرتے ہیں۔ جبکہ شہر کے مختلف حصوں میں بندوق کا نشانہ سکھانے کے لئے دکانیں کھول دی گئی ہیں۔ اور اس مشقی نشانہ کی مہیب آواز سے دمشق کی فضا میں خاص حرکت اور جوش ہے جابجا اشتہارات لگائے گئے ہیں۔ جن کا ما حصل یہ ہے۔ (۱) فلسطین کو پنجۂ صیہونیت سے آزاد کرادیں۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا حکم دے دیا ہے (۲) جہاد فلسطین میں ایک درہم کا چندہ بھی صیہونیت کی نعش میں بطور کیل اور میخ کے ہے (۴) فلسطین عربوں کا ہے اور عربوں کا رہے گا۔ چاہے دنیا کی تمام طاقتیں اس کے مقابل پر کھڑی ہو جائیں (۵) فلسطین میں عربی جھنڈا لہرایا جائیگا (۶) عربوں کی سخاوت ضرب المثل ہے (۷) ظالم کو کیفر کردار تک پہنچاؤ (۸) تقسیم فلسطین کی تجویز ایک خواب ہے۔ جو شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گی۔ (۹) فلسطین میں یہودی ریاست کا قیام تمام عرب ممالک میں خطرہ کی گھنٹی بجنے کے مترادف ہے (۱۰) فلسطین زبان حال و قال سے آپ کی امداد کا محتاج ہے ہر شخص اپنی ذمہ واری کو پہچانے۔

مجموعی اثر مندرجہ بالا کلمات سے جو دراصل عربوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کرتے ہیں۔ اہالیان دمشق پر خاص اثر پیدا کر رکھا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ادیب دمشق نے اپنی قلم سیال سے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ شاعر دمشق نے اندرونی احساسات کا نقشہ پیش کرتے ہوئے اپنے اسلامی میراث اور قومی حق کی طرف توجہ دلائی۔

مشائخ دمشق نے حب الوطن من الایمان کی تفسیر کر کے ملکی فضاء کو تبدیل کر دیا۔ جس پر امراء شام نے اپنے مال سے رضاکاروں اور مجاہدین کو اسلحہ سے لیس کیا اور صنف نازک نے اپنے زیورات "امداد فلسطین کمیٹی" کے سپرد کر دئے۔ یہ کیوں ہوا؟ اور کیسے ہوا؟ اور اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟ اور کیا یہود اپنے مطالبات میں حق بجانب ہیں؟ اور کیا امریکہ اور برطانیہ کا رویہ کیا انصاف پر مبنی ہے؟

میزان عدل اگر مندرجہ بالا سوالات کے جوابات احاطہ تحریر میں لائے جاویں تو ان کا مختصر اظہار یوں کیا جا سکتا ہے کہ انصاف کا خون کیا گیا! اور عربوں کے جائز مطالبات سے بے اعتنائی برتی گئی! اور اس کی ذمہ واری بڑی حکومتوں کی اندرونی و بیرونی پالیسی پر ہے۔ جو فلسطین میں سیاسی و اقتصادی فوائد و مقاصد کے پیش نظر یہ کھیل کھیلنا پسند کرتی ہیں! یہود کے تمام مطالبات طاقت کے بل بوتے پر ہیں اور اس پروپیگنڈا مشینری پر ہے۔ جو امریکہ کی سیاسی مشین پر قابض ہے اور دوسری طرف برطانوی پارلیمنٹ کے دار العوام میں ۲۵ یہودی ممبر اپنا اثر و رسوخ استعمال کئے ہوئے ہیں۔ صیہونیت کے پروپیگنڈا کا تو یہ اثر ہے کہ لفٹنٹ جنرل سر مورگن اتحادی اقوام کی امدادی کمیٹی کے افسر اعلے نے جب اس امر کا انکشاف پریس کے سامنے کیا کہ ایک خفیہ انجمن یہودیوں کو یورپ سے نکال کر فلسطین میں آباد کرنا چاہتی ہے۔ تو اس پر سخت لے دے ہوئی! امریکہ کو اپنے ووٹوں کی فکر ہے اور دوسری طرف امریکہ کی اقتصادی پوزیشن بہت حد تک یہودیوں کے ہاتھ میں ہے اور روس درہ دانیال میں سے رستہ بنا کر اپنی بحری طاقت کو مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے تقسیم فلسطین کا مطالبہ کر رہا ہے اور کون نہیں جانتا کہ روس کا بحیرۂ روم پر قبضہ کرنا اپنی سیاسی و اقتصادی مطمح کے پیش نظر ہے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر مجلس اقوام متحدہ نے یہودی پروپیگنڈا کے زیر اثر تقسیم فلسطین کا فیصلہ نافذ کر دیا اگر مجلس مذکور نے اپنی ذمہ واری کو نہ پہچانا اور بے اعتنائی سے کام لیا۔ تو مجلس خود اپنے ہاتھوں اس عمارت کے قصر کو گرائے گی۔ جس پر کہ وہ مبنی ہے۔ اور اپنے وقار اور اعتماد کو ضائع کرنے کا باعث۔ ضرورت ہے کہ فلسطین کو میزان عدل میں رکھا جائے۔ اور حق و راستی کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔

مبلغین احمدیت فلسطین کا دفاع بھی کرتے ہیں

آمد:- مکرم چوہدری عبد الرحمٰن خانصاحب اور مکرم مولوی مقبول احمد صاحب انگلستان جاتے ہوئے دمشق میں ۲۸ رمئی کو نزول فرما ہوئے۔ ان کی آمد کی اطلاع عاجز نے مکرم الحاج عبد اللطیف نور محمد صاحب کو بھی دیدی تھی۔ جس پر مکرم حاجی صاحب نے بغداد میں ان کا استقبال کیا اور ان کے آرام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور خاکسار نے دمشق میں جماعت کے بعض دوستوں کے ہمراہ مجاہدین کرام کا رافدین کمپنی کے آفس میں استقبال کیا۔ رافدین کمپنی کے آفس میں ہم کو کافی دیر تک انتظار کرنا پڑا۔ کیونکہ حالات غیر مطمئن ہونیکی وجہ سے

اس کمپنی کی موٹریں حسب معمول لیٹ پہنچتی ہیں اس لئے یہ موٹر بارہ گھنٹے لیٹ ہو کر قریباً دس بجے رات پہنچی۔ دمشق سے شائع ہونے والے صباحیہ اہم اخبارات نے آپ کی آمد کی خبر شائع کر رکھی تھی۔ چنانچہ الف بار۔ القبس۔ النصر الکفاح۔ الاخبار۔ الفیحاء۔ بردی۔ النضال نے نمایاں طور پر اس خبر کو شائع کیا۔ اس موقع پر دمشق کا کثیر الاشاعت جریدہ "الاخبار" رقمطراز ہے۔

"آج روز اتوار پاکستان سے جماعت احمدیہ کے دو مبلغ مکرم مقبول احمد صاحب و مکرم عبدالرحمن صاحب اپنے سفر کے دوران میں انگلستان اور دیگر یورپین ممالک تبلیغ اسلام کی غرض سے دمشق پہنچ رہے ہیں۔ اس سے پہلے ان کے بیس سے زائد ساتھی وہاں کام کر رہے ہیں۔ اور احمدیت کی مساعی کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ یورپین لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور خصوصاً انگلستان اور اٹلی میں کئی لاکھ افراد کی رائے اسلام کے متعلق تبدیل ہو چکی ہے سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ مبلغین احمدیت عربوں کے حق میں فلسطین کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ قضیہ فلسطین صرف عربوں سے ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک اسلامی قضیہ ہے جو عالم اسلام سے تعلق رکھتا ہے۔

"القبس" "یورپ میں اسلام" کا عنوان دیتا ہوا مبلغین کرام کی آمد اور احمدیت کی مساعی پر تبصرہ کرتا ہوا یوں رقمطراز ہے۔ "احمدیوں کی منجملہ مساعی کے فلسطین کا دفاع بھی کرنا ہے۔" ان اخبارات کے علاوہ عرب نیوز ایجنسی نے یہ خبر مصر کے اخبارات کو بھی بھجوائی دوسرے روز مندرجہ بالا آٹھ اخبارات کے علاوہ اور کئی اخبارات نے مبلغین کی تشریف آوری کی خبر شائع کی۔ کئی کثیر الاشاعت اخبارات کے ایک نمائندہ نے مبلغین سے بیان لیکر اخبارات کو ارسال کیا جس میں آپ نے اپنے سفر کی غرض بیان کرتے ہوئے یہ بھی بیان کیا۔ کہ پاکستان میں اب عربی زبان کی تدریس و تعلیم کے بارے میں مساعی جلیلہ اختیار کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ شامی پریس نے اس بیان کو بڑے اہتمام سے شائع کیا۔

مصروفیات آپنے دمشق کے آثار قدیمہ صحابہؓ کے مزارات۔ شامی یونیورسٹی عرب اکیڈیمی۔ دمشق کی سب سے بڑی علمی لائبریری اور دوسرے اہم مقامات دیکھے قاضی دمشق سے آپ کی ملاقات بھی کرائی۔ نیز علامہ مغربی الشیخ عبدالقادر سے ملاقات ہوئی۔ جو لغت کے بہت بڑے عالم ہیں اس ملاقات میں آپ نے احمدیت کی خدمات کا اعتراف کیا۔ پارلیمنٹ کے کئی ممبران سے بھی ملاقاتیں کرائی گئیں۔

چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں

مبلغین کے دوران قیام میں مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں معہ اپنی بیگم صاحبہ اور بچیوں کے انگلستان جاتے ہوئے ۱۱ اپریل کو بذریعہ ہوائی جہاز دمشق میں تشریف لے آئے اور مکرم الحاج بدر الدین الحصنی کے ہاں آپ نے قیام کیا۔ اسی روز آپ کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی۔ خاکسار نے جلسہ کی صدارت کی اور برادرم السید انور۔ ارناؤط سیکرٹری تبلیغ نے خوش آمدید کا ایڈریس پڑھا۔ اور مکرم منیر الحصنی صاحب نے احمدیت کی اسلامی مساعی جلیلہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے مکرم مولوی مقبول احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب اور چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کا تعارف حاضرین سے کرایا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے ان صاحبان نے ایڈریس کا جواب دیا۔ خاکسار نے مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں اور چوہدری عبدالرحمن صاحب کی تقریر کا عربی میں معنوی ترجمہ کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں مختلف امور کا ذکر کرتے ہوئے شام میں تبلیغ احمدیت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ شام میں احمدیت کا پودا باوجود سخت تعصب اور عناد کے لگ چکا ہے۔ اور دمشق کی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک تعلیمیافتہ اور مخلص جماعت ہے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہر شخص اپنی ذمہ داریوں کو جاننے کی کوشش کرے اور دمشق میں احمدیت کی ترقی کا سب سے بہترین ذریعہ انفرادی تبلیغ ہے اور اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کو سال میں ایک احمدی بنانے کے متعلق اگر ملحوظ رکھا جائے۔ تو جماعت بہت ترقی کر سکتی ہے۔ آخیر میں عاجز نے ان کو دوبارہ اھلاً وسھلاً مرحبا کہا۔ اور سفر خضر میں ان کی کامیابی کے لئے درخواست کی۔ اور برادرم مولوی مقبول احمد صاحب سے دعا کے لئے درخواست کی اور یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی۔ اس ٹی پارٹی کی رپورٹ دمشق کے کئی اخبارات نے شائع کی۔

روانگی: مکرم چوہدری انور احمد صاحب اپنے سابقہ پروگرام کے مطابق تین روز قیام کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز ۱۴ اپریل کو لندن تشریف لے گئے۔ ہوائی اڈہ پر مبلغین کرام اور مکرم منیر الحصنی صاحب اور خاکسار نے انہیں فی امان اللہ کہا آپ نے دوران قیام میں جس اخلاص اور سلسلہ سے محبت کا اظہار بیان کیا ہے۔ وہ جہاں کئی احمدی دوستوں کے اخلاص کی زیادتی کا باعث ہوا ہے۔ وہاں غیروں کے لئے بھی مجسم تبلیغ تھا۔ میں ایسے مخلص اور فدائی نوجوان پر ان کے قابل قدر والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کو صدق دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ایک امر جو جماعت کے بعض دوستوں کی کشش کا خاص طور پر باعث ہوا وہ آپکی چھوٹی بیٹی زبیدہ بانو کا ہمارے ساتھ نماز میں پڑھنا تھا۔ چنانچہ ادائیگی نماز کے بعد جب سورہ فاتحہ پڑھنے کے لئے عزیزہ کو کہا گیا تو اس نے نہایت ہی اچھے تلفظ میں اس سورت کو اور نماز کے دوسرے اسباق کو سنایا۔ جو اس وقت کے حاضرین پر گہرے اثر کا باعث ہوا۔ جبکہ دمشق میں ایسے چھوٹے بچے نماز کو علمی اور عملی طور پر جانتے تک نہیں ہیں۔

بیروت سے منزل مقصود: مجاہدین سلسلہ مورخہ ۲۴ اپریل ۴۸ء کو بیروت کے راستے فرانس کیلئے روانہ ہوئے۔ اور وہاں سے وہ اپنے منزل مقصود کو پہنچ جائیں گے۔ مکرم برادرم السید مسلم بیروانی نے جماعت کے ہمراہ ان کا فوٹو کھینچا۔ روانگی سے ایک دن قبل خاکسار نے مجاہدین کرام کی تمام ایڈیٹران اخبارات سے ملاقات کرائی۔ اور ان ملاقاتوں کا نہایت ہی اچھا اثر تھا۔ چنانچہ آپ کی روانگی کا ذکر کئی اخبارات نے کیا۔ مکرم السید منیر الحصنی صاحب ان کے ساتھ بیروت تک گئے۔ خدا تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو گوہر مقصود تک کامیاب کرے۔ آمین:-

زمیندار نوجوان زندگیاں وقف کریں!

زمیندارہ طبقہ میں تبلیغ کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ کو ایسے مستعد نوجوانوں کی ضرورت ہے جنہوں نے زمیندارہ ماحول میں پرورش پائی ہے۔ پس زمیندار دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تحریک کر کے اُن سے خدا تعالیٰ کے نام اور صداقت کی منادی کے لئے زندگیاں وقف کرائیں۔ مبارک ہیں وہ خاندان جن کے افراد خدا کے لئے زندگی وقف کرتے ہیں اور اس پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ ایسے مبلغین کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم پرائمری پاس یا اس کے برابر تعلیمی قابلیت رکھتے ہوں۔ اُن کو سال بھر تعلیم دینے کے بعد گاؤں بگاؤں پھر کر تبلیغ کا کام کرنا ہوگا۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ۸ میکلیگن روڈ لاہور)

تفسیر القرآن (انگریزی) کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ!

روزنامہ الفضل میں متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ جن دوستوں نے انگریزی قرآن کریم کے ایک یا ایک سے زیادہ نسخے ریزرو کرائے تھے۔ لیکن قیمت ادا نہیں کی تھی۔ وہ ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء تک قیمت ادا کر کے اپنے ریزرو شدہ نسخے وصول فرمالیں اس سے بعض ایسے دوستوں کو جنہوں نے قرآن کریم کے نسخے ریزرو کرائے تھے یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ ۱۵ مئی کے بعد وہ بالکل ہی قرآن کریم نہیں خرید سکیں گے۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۵ مئی کے بعد ریزرویشن کی شرط اُڑا دی جائیگی اور تمام دوست قیمت ادا کر کے قرآن کریم خرید سکیں گے۔

وہ بھی جنہوں نے اپنے نام رجسٹر کرائے تھے اور قیمت ادا نہیں کی تھی۔ اور وہ بھی جنہوں نے نام رجسٹر نہیں کرائے تھے اور اب وہ قرآن کریم خریدنا چاہتے ہیں وہ احباب جنہوں نے قیمت ادا کر دی ہوئی ہے ان کے نسخے دفتر میں محفوظ رہیں گے۔ لیکن مہربانی فرما کر وہ اپنے نسخے جلد منگوالیں۔ اور خط لکھتے وقت اپنا پتہ واضح اور صاف لکھیں:- (انچارج دفتر تفسیر القرآن انگریزی)

مہاجر بافندے اور موزری کا کام کرنے والے

لاہور ۵ مئی:- محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مہاجر بافندوں اور موزری کا کام کرنے والوں کو اس وقت تک سوتی دھاگے کا کوٹہ نہیں دیا جائیگا جب تک حکومت کو اس امر کی تسلی نہ ہو جائے کہ منظور شدہ تعداد میں کھڈیاں یا موزری کی مشینیں لگائی جا چکی ہیں۔ اس کام کے لئے آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۴۸ء مقرر کی گئی ہے۔

فلسطین پر قبضہ کرنیکی تیاریاں

بیت المقدس ۱۴ رمئی کل رات برطانوی فوجوں نے ۱۲ بجے فلسطین کو خالی کرنا ہے۔ آج تل ابیب میں یہودی فوجوں نے بیت المقدس اور فلسطین میں اہم مقامات پر قبضہ کرنے کے لئے تمام تیاریاں مکمل کردی ہیں۔ ہگانہ فوج عربوں کی بندرگاہ جافہ پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہوگئی ہے یہودی فوج جافہ پر فوراً قبضہ کی تیاریاں کر رہی ہے۔ عرب تربیت یافتہ فوج ہفتہ کے بعد فلسطین میں داخل ہو جائے گی۔ تازہ مصری فوجیں فلسطین کے سرحدوں پر جمع ہونا شروع ہوگئیں ہیں۔ اور بعض خبروں میں تو یہ بتایا گیا ہے۔ کہ مصری رضاکار فلسطین میں داخل ہوچکے ہیں اور انہوں نے یہودیوں کی آبادیوں کو محاصرہ میں لے لیا ہے۔

پاکستان کے دستور کا مسئلہ

کراچی ۱۴ رمئی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا ایک اجلاس ۱۵ رمئی کو منعقد ہوگا۔ جس کی صدارت کے فرائض قائداعظم سرانجام دیں گے۔ اس اجلاس میں دستور کے متعلق غور کیا جائے گا۔

گاندھی جی کے قتل کی سماعت

نئی دہلی ۱۴ رمئی حکومت ہند کیطرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ دہلی میں ایک سپیشل فوجداری عدالت قائم کی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ عدالت ان لوگوں پر مقدمہ چلانے کے لئے بنائی گئی ہے جن پر گاندھی جی کے قتل کا الزام ہے۔

کمیونزم کے خلاف قرارداد

واشنگٹن ۱۴ رمئی۔ صدر ٹرومین نے اعلان کیا ہے کہ کانگرس میں کمیونزم پر امریکہ میں پابندیاں عائد کرنے کے متعلق جس بل پر غور کیا جا رہا ہے میں اس کے خلاف ہوں۔ کیونکہ اگر اس قسم کا کوئی بل منظور کیا گیا تو یہ ہمارے اصولوں کے سراسر خلاف ہوگا۔

ایک ہزار بنگلوں پر ناجائز قبضہ

نئی دہلی ۱۴ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرکاری افسروں کے لئے جو بنگلے اور کوارٹر بنائے گئے تھے ان میں سے ایک ہزار سے زیادہ کوارٹروں پر ناجائز اشخاص نے قبضہ کر لیا تھا۔ جو زیادہ تر پناہ گزین اور شرنارتھی تھے ان مکانات کا کوئی کرایہ حاصل نہیں کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دہلی کی میونسپلٹی نے گذشتہ چھ سات مہینوں کے عرصہ کے لئے ان کوارٹروں پر بجلی اور پانی کی سپلائی کیلئے دو لاکھ روپیہ کا دعویٰ پیش کیا ہے۔

واہگہ کی سرحد پر ہندوستان و پاکستان کے باشندوں کا میل ملاپ

لاہور ——— اپنے رپورٹر سے ——— ۱۴ رمئی

واہگہ کی سرحد پر ہندوستان و پاکستان کے باشندوں کے میل ملاپ کا سلسلہ دن بدن کشش حاصل کر رہا ہے۔ دونوں طرف کے تاجر ہر روز وہاں جاتے اور معاملہ مبادلۂ اشیاء سے کام لیتے ہیں۔ ہندوستان کا کھڈی کا کپڑا جس پر مشین کی فنش ہو خاص طور پر فروخت ہوتا ہے۔ ایک طرف مسلم کباڑی ہندی اور گورمکھی کی کتابیں بیچتے نظر آئے۔ لیکن سب سے زیادہ حیران کن امر یہ ہے کہ ہندوستان کے بیوپاری اپنے مال کی فروخت ہماری حد کے اندر آکر بیچ کر جاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو ادھر کی پولیس کی چوکی سے آگے جانیکی اجازت نہیں جہاں ہندو بیوپاری اپنا مال جمع رکھتے ہیں۔ اومنی بس سروس والوں نے اس آمد و رفت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی سروسوں کا انتظام کر دیا ہے لہذا آنے جانیوالوں کو اپنے بچھڑے ہوئے بیوپاری بھائیوں کو ملنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔

بہار میں مکمل شراب بندی

پٹنہ ۱۴ رمئی۔ بہار اسمبلی نے آج مسٹر لوبند رام (مہاسبھا) کا پیش کردہ ایک ریزولیوشن منظور کر لیا۔ جسمیں حکومت سے تمام صوبہ میں مکمل شراب بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

کشمیری طلبہ کو مالی امداد

لاہور ——— نامہ نگار خصوصی سے ——— ۱۴ رمئی

وہ کشمیری طلبہ جو لاہور کے مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حکومت مغربی پنجاب نے اُن سب کو مالی امداد بہم پہنچائی ہے یہ مالی امداد ان طلبہ کو ریلیف فنڈ میں سے دی گئی ہے!

مہتاب سٹریٹ میں آگ

لاہور ——— اپنے رپورٹر سے ——— ۱۴ رمئی

آج ساڑھے گیارہ بجے دن کے قریب تاج کمپنی سے متصل مہتاب سٹریٹ میں ایک مکان کو اتفاقاً آگ لگ گئی۔ محلے والوں نے آگ کو بجھانے میں مستعدی سے کام لیا۔ فائر بریگیڈ والوں کے پہنچنے تک آگ پر بہت حد تک قابو پایا جا چکا تھا۔ نقصان مال بھی کوئی زیادہ نہیں ہوا

مغربی بنگال کا وزارتی جھگڑا نازک ہوگیا

کلکتہ ۱۴ رمئی۔ مغربی بنگال کے وزارتی جھگڑے کے متعلق ایک سرکردہ ممبر اسمبلی مسٹر گپتا نے انکشاف کیا ہے کہ وزیر اعظم نے اپنی کمان کو اسمبلی ہی توڑنے کی تجویز کی ہے۔ اس بارے میں پارٹی یا وزارت سے کوئی مشورہ نہ کیا۔ اکثر ممبران کو غیر کانگرسیوں کو وزارت میں لئے جانے پر اعتراض ہے۔ اسلئے وہ وزارت کی نئی ترتیب چاہتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر رائے پارٹی کا اجلاس ہی نہیں بلاتے۔ مغربی بنگال میں؟

تھانہ برکی میں ۳۰۷ کی واردات

لاہور ——— اپنے رپورٹر سے ——— ۱۴ رمئی

تھانہ برکی سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ اترسوں برکی پولیس نے چند اشخاص کو زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ مسمی دلاور ساوا کے مویشی پورن کے کھیت میں چلے گئے تھے اُنہیں کھیت میں چرتا دیکھ کر یہ تینوں ملزمان رائفلوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہوکر مسمی خاکروب پر پل پڑے۔ ملزمان نے مسمی مذکور کو لاٹھیوں سے بہت بُری طرح زدوکوب کیا۔ مزید تفتیش جاری ہے

پنجاب کی وزارتی الجھن

لاہور ۱۴ رمئی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے گورنر جنرل کے دولت کدہ سے کل جو سرکاری اعلان وزارتی اُلجھن کے متعلق جاری کیا گیا گورنر مغربی پنجاب کو یہ کام سونپا گیا ہے اس کے مطابق باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ مستقبل قریب میں بہت جلد ردّ و بدل ہوگا۔ آئین حکومت ہند کی دفعہ ۸۹ کے ماتحت گورنر کو یہ اختیار ہے کہ وہ صوبائی اسمبلی کے کسی ممبر کو جسے اکثریت کی حمایت حاصل ہو یہ دعوت دے کہ وہ وزارت کی تشکیل کے معاملہ میں ان کی مدد کرے۔ یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ گورنر مغربی پنجاب سر فرانسس موڈی بہت جلد صوبائی اسمبلی کے سرکردہ ارکان سے گفت و شنید شروع کریں گے تاکہ مختلف گروپوں کا رویہ معلوم کریں۔

پچھلے مہینوں میں مزدوروں کی عام ہڑتالوں پر فائرنگ کے جو واقعات ہو چکے ہیں۔ اس کی بنا پر بھی صوبائی وزارت اپنا اعتماد کھو چکی ہے۔

ہندوستان امریکہ سے مدد لیگا

نئی دہلی ۱۴ رمئی۔ غیر سرکاری حلقوں میں اس بات کا چرچا ہو رہا ہے کہ ہندوستان امریکہ سے ڈالر قرضہ لے گا۔ اُنہوں نے اس خبر کا اندازہ اس امر سے لگایا ہے کہ ہند اور برطانیہ میں سٹرلنگ گفت و شنید جو بمبئی میں ہوئی تھی۔ وہ ملتوی ہو گئی ہے امریکی کانگریس کا ایک ممبر ایمیونل سیلر ہندوستان کو بھاری قرضہ دینے کی حمایت کر رہا ہے اور وہ ہندوستان کے اقتصادی ماہر ڈاکٹر لکا سندرم سے اس سلسلہ میں خط و کتابت کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں آصف علی نے واشنگٹن میں ایسے بیانات دئے ہیں۔ جن سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان سے ڈالر" قرضہ حاصل کریگا۔

بلوچستان کی انجمن وطن کے صدر کی رہائی

کوئٹہ ۱۴ رمئی. بلوچستان کی انجمن وطن کے صدر خان عبدالصمد خان کو دو ماہ کی نظر بندی کے بعد کوئٹہ جیل سے رہا کر دیا گیا۔ خان عبدالصمد خان کو بلوچستان کے قوانین تحفظ عامہ کے تحت نظر بند کیا گیا تھا۔ قلات کی قوم پرست پارٹی کے جنرل سیکرٹری اور قلات کے ایوان عام کے رکن مسٹر حسین بخش اور قوم پرست پارٹی کے کارکن مولوی عرض محمد کو بھی آج رہا کر دیا گیا ان لوگوں کو قلات کی پاکستان میں شمولیت کے دو دن بعد پاکستان کے خلاف سرگرمیوں کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا

قائداعظم بلوچستان تشریف لیجائینگے

کوئٹہ ۱۴ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ زیارت میں چند ایام گذارنے کے لئے پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح عنقریب بلوچستان تشریف لائینگے۔ زیارت، حکومت بلوچستان کا موسم گرما میں صدر مقام ہوتا ہے گورنر جنرل کا یہ نجی دورہ ہے

بمبئی میں پاکستانی اخبارات کا داخلہ ممنوع

بمبئی ۱۴ رمئی۔ حکومت بمبئی نے صوبہ بمبئی میں کراچی سے شائع ہونے والے مندرجہ ذیل اخبارات اور رسائل کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا ہے:۔

وطن (اُردو) وطن (گجراتی) ڈان (انگریزی) ڈان (گجراتی) انجام (اُردو) انصاف (اُردو) حیات (اُردو) جہاد (اُردو) کراچی سماچار (گجراتی)

—— گوجرانوالہ مسٹر ظفر اللہ خان ایم۔ایل۔اے کو مقامی پولیس نے ان کے ایک ساتھی سمیت گرفتار کیا۔ ان کیخلاف ایک انجنیئر ڈسٹرکٹ بورڈ پر حملہ کرنیکا الزام ہے آپکو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے